از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 7 مارچ 1957

دی سٹیٹ آف بمبئی

بنام

سالت پر گجی کرمسی

(بھگوتی، جگند ھاداس، جعفر امام، گووندا مینن اور جے ایل کپور جج صاحبان)

قوانین کا اطلاق- ایک ریاست کا قانون دوسری ریاست پر لاگو ہوتا ہے- جب نافذ العمل ہوتا ہے-موافقت- الفاظ کو "اس طرح سمجھا جائے "- معنی- بمبئی انسداد جوابازی ایکٹ (بمبئی IV، سال 1887)، دفعہ 1- کچھ (قوانین کا اطلاق) آرڈر، 1949۔

کچھ (قوانین کا اطلاق) آرڈر، 1949 کی شق 3 کے ذریعے، بمبئی انسداد جوابازی ایکٹ (بمبئی IV، سال 1887) کو کچھ پر لاگو کیا گیا تھا۔ حکم نامے کی شق 4 میں کہا گیا ہے کہ حکم نامے کے ذریعے کچھ پر لاگو ہونے والے قوانین کی "تشریح کی جائے گی" گویا اس میں حکام اور علاقوں کے حوالے کچھ کے حکام اور علاقوں کے حوالے تھے جیسا کہ اس شق میں بیان کیا گیا ہے۔ الفاظ کو "معنی" کے طور پر سمجھا جائے گا" اور اس کے نتیجے میں جہاں بھی بمبئی ایکٹ میں "صوبائی حکومت" یا "حکومت" کے الفاظ استعمال کیے جائیں گے، انہیں "چیف کمشنر آف کچھ" کے طور پر پڑھنا ہوگا، اور الفاظ "صوبہ یا بمبئی کی پریذیڈنسی" کو "کچھ یا اس کے کسی بھی حصے" کے طور پر پڑھنا ہوگا۔ اس طرح سمجھا گیا، بمبئی ایکٹ کی توضیعات 1 جیسا کہ کچھ پر لاگو ہوتا ہے اس میں یہ شرط رکھی گئی ہے کہ اس ایکٹ کی تمام یا کسی بھی شق کو کچھ کے چیف کمشنر کے ذریعے سرکاری گزٹ میں شائع کردہ حکم کے ذریعے وقتاً فوقتاً کچھ کے کسی بھی مقامی علاقے یا اس کے کسی بھی حصے تک بڑھایا جا سکتا ہے۔ یہ دلیل درست نہیں ہے کہ بمبئی ایکٹ کو کچھ (قوانین کا اطلاق) آرڈر، 1949 کی وجہ سے پورے کچھ میں درست طریقے سے بڑھایا گیا تھا اور نافذ تھا۔ اصل حیثیت یہ ہے کہ ترمیم شدہ دفعہ 1 سمیت پورا ایکٹ کچھ پر لاگو ہوا اور اس لیے کچھ کے کسی بھی حصے میں اسے نافذ کرنے سے پہلے ایک نوٹیفکیشن ضروری تھا۔ چیف کمشنر نے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

28 نومبر 1950 کو ایک نوٹیفکیشن جاری کیا، جس میں بمبئی ایکٹ کی تمام توضیعات فوری طور پر پورے کچھ میں نافذ کی گئی۔ بمبئی ایکٹ کی دفعہ 1 کے تحت کچھ کے چیف کمشنر کے پاس یہ نوٹیفکیشن جاری کرنے کے اختیارات تھے کہ یہ ایکٹ کچھ یا کچھ کے کسی بھی حصے میں نافذ العمل ہو اور وہ اختیارات آئین کے آرٹیکل 239 سے متاثر نہیں ہوئے۔ نوٹیفکیشن درست تھا اور یہ ایکٹ ریاست کے ان حصوں میں نافذ ہوا جہاں نوٹیفکیشن نے اسے لاگو کیا۔

فوجداری اپیل کا عدالتی فیصلہ: فوجداری اپیل نمبر 33، سال 1955۔

فوجداری نظر ثانی کی درخواست نمبر 13، سال 1952 میں جوڈیشل کمشنر کی عدالت، کچھ کے 30 جون 1954 کے فیصلے اور حکم سے بھارت کا آئین کے آرٹیکل 132(1) اور 134(1)(c) کے تحت اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پورس اے مہتا اور آر ایچ دھبر۔

ایچ جے امریگر، موسول کے لیے۔

1957.7 مارچ۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس کپور نے سنایا۔

چھوٹے پیمانے کے اس معاملے میں فیصلے کے لیے دو اہم سوالات پیدا ہوتے ہیں اور ریاست نے یہ اپیل مجرم قرار دینے کے مقصد سے نہیں بلکہ اٹھائے گئے سوالات کی اہمیت اور جوڈیشل کمشنر کے فیصلے کے مضمرات کی وجہ سے دائر کی ہے۔ موسول کو بمبئی انسداد جوابازی ایکٹ (ایکٹ IV، سال 1887 جسے اس کے بعد بمبئی ایکٹ کہا جاتا ہے) کی دفعہ 12(a) کے تحت جرم کا مجرم قرار دیا گیا تھا جیسا کہ کچھ پر لاگو ہوتا ہے اور اسے 50 روپے جرمانے یا کوتاہی کی صورت میں 15 دن کی قید محض کی سزا سنائی گئی تھی اور جرم کے ارتکاب کے وقت موسول سے برآمد شدہ رقوم کو ضبط کیا گیا تھا۔ انہوں نے کچھ کے جوڈیشل کمشنر کے پاس ایک نظر ثانی کی، جس نے فیصلہ دیا کہ جس قانون کے تحت موسول کو مجرم قرار دیا گیا تھا اسے ریاست کچھ میں جائز طور پر بڑھایا نہیں گیا تھا اور نہ ہی اس پر عمل درآمد کیا گیا تھا۔ یہ اس فیصلے کی درستگی ہے جس کی ہمارے سامنے تشہیر کی گئی ہے۔

موسول کے خلاف کافی ثبوت موجود تھے جسے مقدمے کی سماعت کرنے والے مجسٹریٹ نے قبول کر لیا تھا؛ اور اگر اس قانون کو ریاست کچھ تک درست طریقے سے بڑھایا گیا تھا اور اس پر عمل

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جاری تھا، تو معروف مجسٹریٹ کی طرف سے اس کو مجرم قرار دینا درست تھا اور معروف جوڈیشل کمشنر کی طرف سے اسے بری کرنا غلط تھا۔

7 جون 1951 کو موسول پر الزام لگایا گیا کہ اس نے اس جرم کا ارتکاب کیا جس کا الزام اس پر عائد کیا گیا تھا۔ 26 جولائی 1951 کو مجسٹریٹ نے انہیں مجرم قرار دیا اور سیشن جج کے عہدے پر ان کی نظر ثانی کو مسترد کر دیا گیا۔ اس کے بعد انہوں نے کچھ کے جوڈیشل کمشنر کے پاس ایک نظر ثانی کی جس نے 30 جون 1954 کو ان کی درخواست کی اجازت دی اور آئین کے آرٹیکلوں 132 (1) اور 134 (1) کے تحت ایک سند دی۔

1948 سے پہلے کچھ وہ تھا جسے بھارتیہ ریاست کہا جاتا تھا۔ کچھ کے مہاراؤ نے یکم جون 1948 کو ریاست کی حکمرانی حکومت ہند کے حوالے کر دی اور اس طرح ریاست کا پورا انتظام حکومت کے حوالے ہو گیا اور یہ ایک مرکزی زیر انتظام علاقہ بن گیا۔ 31 جولائی 1949 کو اس وقت کی مرکزی حکومت نے اضافی صوبائی دائرہ اختیار ایکٹ (ایکٹ XLVII، سال 1947) کی دفعہ 4 کے تحت ایک حکم جاری کیا، جسے کچھ (قوانین کا اطلاق) آرڈر، 1949 کہا جاتا ہے۔ اس حکم کی شق 3 کے تحت کچھ قوانین کا اطلاق کچھ پر حکم کے آغاز کی تاریخ سے ہوتا تھا۔ ان قوانین میں سے ایک بمبئی ایکٹ تھا۔ اس حکم کی شق 4 اور 6 اہم ہیں اور ان کا حوالہ دیا جا سکتا ہے۔

4. "سوائے اس کے کہ اس حکم کے پہلے گوشوارہ میں دوسری صورت میں خاص طور پر فراہم کردہ اس حکم کے ذریعے لاگو ہونے والے قوانین کو اس طرح سمجھا جائے گا جیسے کہ اس میں درج جدول کے پہلے کالم میں مذکور حکام اور علاقوں کے حوالے بالترتیب حکام اور علاقوں کے حوالے تھے، جن کا ذکر مذکورہ جدول کے دوسرے کالم میں اس کے برعکس کیا گیا ہے۔

جدول

1.	صوبائی حکومت، گورنر یا چیف کنٹرولنگ ریونیو اتھارٹی۔	کچھ کے چیف کمشنر۔
2.	حکومت	مرکزی حکومت یا چیف کمشنر، جیسا کہ سیاق و سباق کی ضرورت ہو۔
3.	عدالت عالیہ	جوڈیشل کمشنر کی عدالت، کچھ
4.	بھارت کے صوبے، بھارت کا کوئی بھی صوبہ یا اس کا کوئی حصہ۔	کچھ یا اس کا کوئی حصہ۔
5.	صوبہ یا بمبئی کی پریذیڈنسی یا اس کا کوئی حصہ۔	کچھ یا اس کا کوئی حصہ"

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document

6. "کوئی بھی عدالت اس حکم کے ذریعے کچھ یا اس کے کسی حصے پر لاگو ہونے والے کسی بھی قانون سازی، قاعدے، ضابطے، عام حکم یا ضمنی قانون کی توضیعات کی تشریح کر سکتی ہے، اس طرح کی ترامیم اس مواد کو متاثر نہیں کرتیں جو حالات میں ضروری یا مناسب ہو۔"

یکم اگست 1949 کو کچھ ریاستی مدغم (چیف کمشنر کے صوبے) آرڈر، 1949 کے تحت چیف کمشنر کا صوبہ بن گیا۔ اس حکم کی شق 2(1)(c) مندرجہ ذیل ہے:

"متعین تاریخ سے، اس حکم کے دوسرے گوشوارہ میں مذکور ریاستوں کے حصوں کا انتظام ہر لحاظ سے اس طرح کیا جائے گا جیسے وہ چیف کمشنر کا صوبہ ہو، اور چیف کمشنر کا صوبہ کچھ کے نام سے جانا جائے گا۔

دوسرا گوشوارہ 1947 سے پہلے کی بھارتیہ ریاستوں کے کچھ حصے بتاتا ہے جو چیف کمشنر کے صوبہ کچھ پر مشتمل تھے۔ اس حکم نامے کی شق 4 کے تحت وہ تمام قوانین جو نافذ العمل تھے بشمول اضافی صوبائی دائرہ اختیار ایکٹ، سال 1947 کی دفعہ 4 کے تحت دیے گئے احکامات، تبدیل ہونے تک نافذ العمل رہیں گے۔

یکم جنوری 1950 کو ضم شدہ ریاستوں کے قوانین ایکٹ (ایکٹ LIX، سال 1949) نافذ ہوا۔ اس ایکٹ کے ذریعے کچھ مرکزی قوانین کو صوبہ کچھ تک بڑھایا گیا جس میں جنرل کلاز ایکٹ (ایکٹ X، سال 1897) بھی شامل ہے۔ 26 جنوری 1950 کو بھارت کا آئین نافذ ہوا اور اسی دن ایڈاپٹیشن آف لا آرڈر، 1950 جاری کیا گیا۔ اس حکم کی شق 4(1) میں کہا گیا ہے:

"جب بھی یہاں چھپی جدول کے کالم 1 میں مذکور کوئی بیان محاورہ کسی (موجودہ مرکزی یا صوبائی قوانین) میں (عنوان یا تمہید کے علاوہ یا کسی قانون سازی کے حوالہ یا تفصیل میں) اس حکم کے گوشوارہ میں مذکور کوئی ایکٹ، آرڈیننس یا ضابطہ ہو یا نہ ہو، تب، جب تک کہ اس حکم کے ذریعے اس بیان محاورہ کو واضح طور پر دوسری صورت میں ڈھالنے یا ترمیم کرنے، یا غیر ترمیم شدہ کھڑے ہونے، یا خارج کرنے کی ہدایت نہیں کی جاتی ہے، اس کے لیے مذکورہ جدول کے کالم 2 میں اس کے برعکس مقرر کردہ بیان محاورہ کو تبدیل کیا جائے گا، اور کسی بھی جملے میں بھی بنایا جائے گا جس میں بیان محاورہ اس طرح کی نتیجہ خیز ترامیم کرتا ہے جس کی ضرورت گرائمر کے اصولوں میں ہو سکتی ہے۔"

جدول کے ضروری حصے یہ ہیں:

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document

صوبہ (سوائے اس کے کہ یہ اوپر بیان کردہ کسی بھی اظہار میں موجود ہو)   ریاست

صوبائی-----------------------   ریاست

صوبے (سوائے اس کے کہ یہ اوپر بیان کردہ کسی بھی اظہار میں پائے جاتے ہیں)
ریاستیں

شق 15 اور 16 (حصہ III)- ضمیمہ، مندرجہ ذیل ہیں:-

15. "سوائے اس کے کہ جیسا کہ اس حکم نامے کے ذریعے دوسری صورت میں فراہم کیا گیا ہے، وہ تمام اختیارات جو بھارت یا اس کے کسی حصے میں نافذ قانون کے تحت متعین تاریخ سے فوراً پہلے کسی شخص یا اتھارٹی کے پاس تھے یا جو اس کے ذریعے استعمال کیے جا سکتے تھے، تب تک اس طرح کے ذاتی یا قابل استعمال رہیں گے جب تک کہ اس معاملے منضبط کرنا کرنے کے لیے کسی مقننہ یا اتھارٹی کی طرف سے کوئی دوسری شق نہیں بنائی جاتی۔

16. "اس حکم کی توضیعات کے تابع، بھارت کے کسی بھی حصے میں، جہاں آئین کے ذریعے یا اس کے تحت کوئی متعلقہ نیا اختیار تشکیل دیا گیا ہے، کسی بھی اختیارات یا حکام کو استعمال کرنے، یا کسی بھی کام کو انجام دینے کے لیے اس قانون کی منظوری کی تاریخ پر مجاز کسی بھی اتھارٹی کو کسی بھی موجودہ قانون میں الفاظ کی کسی بھی شکل کے ذریعے کوئی حوالہ، اس وقت تک نافذ رہے گا جب تک کہ اسے باضابطہ طور پر منسوخ یا ترمیم نہ کیا جائے جیسے کہ یہ اس نئے اختیار کا حوالہ ہو۔

28 نومبر 1950 کو کچھ کے چیف کمشنر نے مندرجہ ذیل نوٹیفکیشن جاری کیا:

"بمبئی انسداد جوا بازی ایکٹ، 1887 (IV، سال 1887) کے دفعہ کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے جیسا کہ کچھ (قوانین کا اطلاق) آرڈر، 1949 کے ذریعے کچھ پر لاگو ہوتا ہے، چیف کمشنر کو یہ توضیعات دیتے ہوئے خوشی ہوئی ہے کہ مذکورہ ایکٹ کی تمام دفعات فوری طور پر پورے کچھ میں نافذ ہوں گی۔

تمام قوانین اور احکامات کے ساتھ ساتھ مذکورہ بالا ایڈاپٹیشن آف لا آرڈر، سال 1950 پر غور کرنے پر، معروف جوڈیشل کمشنر کی رائے تھی کہ "اس سے پہلے کسی دوسرے شخص یا اتھارٹی کے پاس موجود یا اس کے بذریعے استعمال کیے جانے والے تمام اختیارات اس شخص یا اتھارٹی کے پاس

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اس طرح سے موجود یا قابل استعمال نہیں رہے"، اور اس لیے، صرف صدر، چاہے وہ خود اختیارات کا استعمال کرے یا چیف کمشنر کے بذریعے، ریاستی حکومت کے اختیارات کا استعمال کر سکتا ہے اور خود چیف کمشنر خود نہیں کر سکتا۔ اس لیے ان کا نتیجہ یہ نکلا کہ چیف کمشنر 28 نومبر 1950 کا مذکورہ نوٹیفکیشن جاری نہیں کر سکے۔

معروف جوڈیشل کمشنر کے ذریعے بری کیے جانے کے حکم کے خلاف اپنی اپیل میں ریاست نے دو سوالات اٹھائے ہیں:

(1) یہ کہ بمبئی ایکٹ کو جائز طور پر کچھ (قوانین کا اطلاق) آرڈر، 1949 کی وجہ سے پورے کچھ تک بڑھا دیا گیا تھا اور اس طرح اس ایکٹ کی کوئی بھی خلاف ورزی ایکٹ کے تحت قابل سزا ہو گئی تھی، اور

(2) کہ اگرچہ بمبئی ایکٹ کو اس طرح کچھ تک نہیں بڑھایا گیا تھا، یہ ایکٹ 28 نومبر 1950 کا نوٹیفکیشن جاری ہونے سے ریاست کچھ پر لاگو ہو گیا، اور اس وجہ سے، موسول کو صحیح طور پر مجرم قرار دیا گیا اور سزا کو غلط طریقے سے کالعدم قرار دے دیا گیا۔

پہلی دلیل کا فیصلہ کرنے کے لئے ہمیں یہ دیکھنا ہو گا کہ مذکورہ بالا ایکٹ اور احکامات کی مختلف دفعات کا کیا اثر پڑتا ہے۔ کچھ (قوانین کا اطلاق) حکم، 1949 کی شق 4 میں، استعمال شدہ الفاظ 'ہیں' کو اس طرح سمجھا جائے گا جیسے اس میں حوالہ ہو۔ ہماری رائے میں ان الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ 'اگر ان الفاظ کو اس طرح سمجھا جائے تو اسے آرڈ کے طور پر پڑھا جائے گا، پھر بمبئی ایکٹ میں جہاں بھی' صوبائی حکومت' کے الفاظ استعمال کیے جائیں انہیں کچھ کے چیف کمشنر کے طور پر پڑھا جانا چاہیے؛ لفظ حکومت کو "کچھ کے چیف کمشنر" کے طور پر پڑھا جانا چاہیے؛ اور صوبہ یا "بمبئی کی پریذیڈنسی" کو "کچھ یا اس کے کسی بھی حصے" کے طور پر پڑھا جانا چاہیے۔ اگر بمبئی ایکٹ کو ایسا ہی پڑھا جائے تو جس وقت آئین نافذ ہوا اس وقت صوبائی حکومت یا حکومت یا صوبہ یا بمبئی کی پریذیڈنسی کے الفاظ اس ایکٹ میں شامل نہیں تھے جو ریاست کچھ پر لاگو ہو چکے تھے۔ دوسری طرف، وہاں کے الفاظ کو بالترتیب کچھ اور کچھ یا اس کے کسی بھی حصے کا چیف کمشنر سمجھا جانا چاہیے۔ علمی جوڈیشل کمشنر کے فیصلے میں غلط فہمی اس بات میں مضمر ہے کہ ان الفاظ کو مناسب اثر نہیں دیا گیا جو تبدیل ہو چکے تھے، لیکن ان الفاظ پر زور دیا گیا کہ 'اس کی تشریح اس طرح کی جائے گی' جیسے کہ ان الفاظ کو بامبے ایکٹ کے مختلف

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

الفاظ کی تشریح کے مقاصد کے لیے استعمال کیا گیا ہو بجائے اس کے کہ متعلقہ الفاظ کو تبدیل کیا جائے۔ اس معاملے کے پیش نظر ریاستوں کے انضمام (چیف کمشنرز کے صوبے) حکم، 1949 کی شق 2(1)(c)، جس میں ریاست کچھ کے انتظامیہ کو اس طرح فراہم کیا گیا ہے جیسے کہ یہ چیف کمشنر کا صوبہ ہو، اس عہدے کو متاثر نہیں کرے گا اور نہ ہی ضم شدہ ریاستوں کے قوانین ایکٹ کے تحت جنرل کلاز ایکٹ کی توسیع کرے گا۔ ایڈاپٹیشن آف لا آرڈر، 1950 کی شق 4 کو صرف صوبے، صوبائی اور صوبوں کے الفاظ کی جگہ ریاست یا ریاستیں کے الفاظ کو تبدیل کیا گیا، جہاں کہیں بھی وہ کسی موجودہ قانون میں پائے جاتے ہیں، اور اس حکم کی شق 15 اور 16 کا اثر ان حکام میں موجود اختیارات کا تسلسل تھا جن میں وہ پہلے تفویض کیے گئے تھے۔ اس لیے ان مختلف شقوں کو مشترکہ طور پر پڑھنے پر جو مؤقف ابھرتا ہے وہ یہ ہے کہ بمبئی ایکٹ میں، جیسا کہ کچھ پر لاگو ہوتا ہے، 'بمبئی کی پریذیڈنسی' کے الفاظ کی جگہ 'کچھ یا اس کے کسی بھی حصے اور 'صوبائی حکومت' کو 'چیف کمشنر آف کچھ' کے ذریعے تبدیل کیا جانا تھا اور مختلف قوانین کے تحت مختلف حکام کو جو اختیارات دیے گئے تھے وہ اس شخص یا افراد میں ہی رہیں گے جن میں وہ پہلے سے موجود تھے۔ چونکہ ان مختلف قوانین اور احکامات کی توضیعات کے تحت اختیارات چیف کمشنر کے پاس تھے، اس لیے وہ اتنے ہی ذاتی طور پر برقرار رہے اور جنرل کلاز ایکٹ کا ان مختلف الفاظ پر کوئی عملی اثر نہیں پڑا جو بمبئی ایکٹ میں استعمال کیے گئے تھے جیسا کہ ترمیم شدہ اور کچھ پر لاگو ہوتا ہے۔

اس طرح سمجھا جائے تو، بمبئی ایکٹ کا دفعہ 1 مندرجہ ذیل ہو گا:

"اس ایکٹ کو بمبئی انسداد جوا بازی ایکٹ، 1887 کے طور پر حوالہ دیا جا سکتا ہے۔ اس کی تمام یا کسی بھی شق کو کچھ کے چیف کمشنر کے ذریعے "آفیشل گزٹ" میں شائع کردہ توضیعات کے ذریعے وقتاً فوقتاً کچھ کے کسی بھی مقامی علاقے یا اس کے کسی بھی حصے تک بڑھایا جا سکتا ہے۔"

کچھ کا چیف کمشنر، وقتاً فوقتاً، مذکورہ بالا کے طور پر شائع کردہ حکم نامے کے ذریعے، اس دفعہ کے تحت اس کے ذریعے دیے گئے کسی بھی حکم کو منسوخ یا تبدیل کر سکتا ہے۔

اس دفعہ کا حصہ، یعنی،

" یہ بمبئی شہر، سالسیٹ جزیرے تک، مذکورہ شہر اور جزیرے کے بغیر تمام ریلوے اور ریلوے اسٹیشن ہاؤسز تک پھیلا ہوا ہے اور ان اسٹیشن ہاؤسز کے کسی بھی حصے سے بالترتیب تین میل

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document

سے زیادہ دور نہ ہونے والی تمام جگہوں پر "ایکٹ میں جاری نہیں رہے گا جیسا کہ کچھ پر لاگو ہوتا ہے کیونکہ یہ حصے "کچھ یا اس کے کسی حصے "کی ریاست میں نہیں ہیں اور کچھ (قوانین کا اطلاق) آرڈر، 1949 کی شق 6 اس مقصد کے لیے نافذ ہوگی۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا گیا کہ بمبیی ایکٹ کو صرف کچھ پر لاگو کرنے سے یہ فعال ہو گیا اور پورے کچھ میں نافذ ہو گیا۔ یہ دلیل اس کمزوری سے دوچار ہے کہ کچھ پر اس کے اطلاق میں بمبئی ایکٹ کی دفعہ 1 کو خارج کرنا پڑے گا جو سوال کو دیکھنے کا غلط طریقہ ہوگا۔ اصل موقف یہ ہے کہ مذکورہ بالا ترمیم شدہ دفعہ 1 سمیت پورا ایکٹ کچھ پر لاگو ہوا اور اس لئے کچھ کے کسی بھی حصے میں اس کو نافذ کرنے سے پہلے ایک نوٹیفکیشن ضروری تھا۔ اس کا اطلاق کچھ پر کیا گیا تھا، لیکن نوٹیفکیشن سے پہلے اس کی دفعات نافذ نہیں تھیں۔ اور ہماری رائے میں، باکسی جے سی کا اگریا عثمان الارخیا بمقابلہ کچھ ریاست ([1]) کا فیصلہ، جس پر اب ہمارے سامنے اس معاملے میں عمل کیا گیا ہے، اس حد تک کہ اس میں بمبئی ایکٹ کی دفعہ 1 کے تحت نوٹیفکیشن کی ضرورت سے نمٹا گیا تھا، صحیح فیصلہ کیا گیا تھا۔ اور اس لیے اپیل گزار کے وکیل کی جانب سے اٹھایا گیا پہلا اعتراض ناقابل برداشت ہے اور ہمارا ماننا ہے کہ بغیر نوٹیفکیشن کے بمبئی ایکٹ کو ریاست کچھ پر جائز طور پر لاگو نہیں کیا جا سکتا۔

یہ ہمیں دوسرے سوال یعنی 28 نومبر 1950 کو جاری کردہ نوٹیفکیشن کی صداقت پر لاتا ہے۔ فاضل جوڈیشل کمشنر نے فیصلہ کیا:

"حصہ C ریاست کا چیف کمشنر اس حد تک کام کر سکتا ہے جو اسے صدر کی طرف سے کرنے کا اختیار حاصل ہو۔ یہ آئین کی توضیعات ہونے کی وجہ سے، بمبئی ایکٹ کو اس موافقت کے ساتھ سمجھا جانا چاہیے کہ کچھ (قوانین کا اطلاق) آرڈر، 1949 میں مذکور تعمیر کی حکمرانی کو حذف کر دیا گیا ہے۔ لہذا، یہاں تک کہ اگر ایڈاپٹیشن آف لا آرڈر، 1950 کے پیراگراف 4 میں مذکور بیان محاورہ کا متبادل نہیں بنایا گیا ہے، تو کچھ قوانین کا اطلاق آرڈر، 1949 میں صوبائی حکومت کے بیان محاورہ کو 'چیف کمشنر، کچھ' کے طور پر سمجھنے کے لیے مذکور تعمیری اصول برقرار نہیں ہے۔"

آئین کا آرٹیکل 239 حصہ C ریاستوں کے انتظامیہ سے متعلق ہے اور فراہم کرتا ہے:

"اس حصے کی دیگر توضیعات کے تابع، پہلی گوشوارہ کے حصہ C میں مخصوص ریاست کا انتظام صدر کے بذریعے کیا جائے گا، جو اس حد تک کام کرے گا جو وہ مناسب سمجھے، چیف کمشنر یا لیفٹیننٹ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

گورنر کے بذریعے جو اس کے بذریعے مقرر کیا جائے۔................"اس آرٹیکل پر اس بات پر زور دینے کے لیے انحصار کیا گیا ہے کہ حصہ C ریاست میں انتظامیہ صدر کے بذریعے چلائی جانی چاہیے جو چیف کمشنر کے بذریعے کام کرتا ہے لیکن اس سے چیف کمشنر کے کسی دوسرے قانون یا حکم کے تحت دیے گئے اختیارات ختم نہیں ہوتے۔ بمبئی ایکٹ کے دفعہ I کے تحت کچھ کے چیف کمشنر کے پاس یہ اختیار تھا کہ وہ اس ایکٹ کو کچھ یا کچھ کے کسی بھی حصے میں نافذ کرنے کے لیے نوٹیفکیشن جاری کر سکے اور وہ اختیارات آئین کے آرٹیکل 239 سے متاثر نہیں ہوئے، خاص طور پر ایڈاپٹیشن آف لا آرڈر، 1950 کی شق 15 کی وجہ سے، جس نے چیف کمشنر کے ان اختیارات کو محفوظ رکھا۔ لہذا، چیف کمشنر کی طرف سے 28 نومبر 1950 کو جاری کردہ نوٹیفکیشن درست تھا اور قانونی اختیار کے تحت جاری کیا گیا تھا؛ اور یہ ایکٹ ان حصوں میں نافذ ہوا جن پر نوٹیفکیشن نے اسے لاگو کیا تھا۔ لہذا ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ فاضل جج نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے غلطی کی تھی کہ نوٹیفکیشن درست نہیں تھا اور جہاں تک ملزم کو بری کرنے کی بنیاد تھی، اپیل کے تحت فیصلے کو کالعدم قرار دیا جانا چاہیے۔

اس کے نتیجے میں ریاست کی اپیل منظور کی جاتی ہے، موسول کو بری کرنے والے فاضل جوڈیشل کمشنر کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور فاضل مجسٹریٹ نے اسے 50 روپے جرمانے کی سزا سنائی اور کوتاہی کی صورت میں سزا اور ضبطی کی سزا بحال کر دی۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document